بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویزے کے ساتھ جبری انشورنس کی فیس دینے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جب ہم عمرے کے لیے عرب شریف کا ویزا اپلائی کرتے ہیں، تو پراسس کے دوران انشورنس کی فیس بھی وصول کی جاتی ہے، جس کی ادائیگی لازمی ہوتی ہے، تو کیا ہم وہ ادا کرنے سے گنہگار ہوں گے؟ یوں ہی اور کسی ملک کا سیاحتی ویزا (Tourist Visa) لگوائیں اور انشورنس فیس دینی پڑے، تو کیا حکم ہوگا؟

جواب

بنیادی طور پر مروجہ انشورنس میں سود اور جوئے کا عنصر پایا جاتا ہے اور یہ دونوں سخت ناجائز و حرام ہیں، اس وجہ سے انشورنس کروانا بھی ممنوع و ناجائز قرار پاتا ہے۔ تاہم اگر حکومت کی طرف سے کسی معاملے میں انشورنس کروانا قانونی طور پر لازمی ہو، تو یہ اکراہ اور جبری وصولی کے حکم میں ہوگا، جس پر آدمی مجبور ہے اور مجبور شرعاً معذور ہے، نیز ضرورتیں ممنوعہ چیزوں کو جائز کر دیتی ہیں، لہذا عمرے کے لیے حکومت کی طرف سے عائد کردہ جبری انشورنس فیس ادا کرنے میں بوجہ مجبوری آپ پر کوئی گناہ نہیں۔ اسی طرح اگر کسی ملک کا ویزا حاصل کرنے کے لیے انشورنس فیس جمع کروانا قانوناً ضروری ہو کہ اس کے بغیر سفر نہیں ہو سکتا، تو ایسی صورت میں بھی بوجہ مجبوری انشورنس فیس ادا کرنا، جائز ہے اور ادا کرنے والا گنہگار نہیں ہوگا۔ ان امور میں عموم بلوی واضح طور پر پایا جاتا ہے۔

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) انشورنس کے متعلق لکھتے ہیں: "یہ نرا قمار ہے، اس میں ایک حد تک روپیہ ضائع بھی جاتا ہے اور وہ منافع موہوم جس کی امید پر دین اگر ملے بھی تو کمپنی بیوقوف نہیں کہ گرہ (اپنی جیب) سے ہزار ڈیڑھ ہزار دے، بلکہ وہ وہی روپیہ ہوگا جو اوروں کا ضائع گیا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 381، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اور مقام پر انشورنس کے حوالے سے لکھتے ہیں: "جس کمپنی سے یہ معاملہ کیا جائے، اگر اس میں کوئی مسلمان بھی شریک ہے تو مطلقاً حرام قطعی ہے کہ قمار ہے اور اس پر جو زیادت ہے ربا، اور دونوں حرام و سخت کبیرہ ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 595، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "مواضع ضرورت مستثنیٰ رہتے ہیں، الضرورات تبیح المحظورات (یعنی ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں)، اور حرج بیّن و ضرورت و مشقت شدیدہ کا بھی لحاظ فرمایا گیا ہے، ﴿مَا جَعَلَ عَلَیۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ مِنۡ حَرَجٍ﴾ (ترجمہ: اللہ نے تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی)۔" (فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 197، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مقام پر لکھتے ہیں: "(جو) حقیقۃً مجبور ہو تو معذور ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 102، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

علامہ ابن عابدین سید محمد امین بن عمر شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "لو اضطر إلی دفع الرشوۃ لإحیاء حقه جاز له الدفع" ترجمہ: اگر کوئی اپنے حق کو حاصل کرنے کے لیے رشوت دینے پر مجبور کیا جائے تو اس کے لیے رشوت دینا جائز ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، جلد 7، صفحہ 266، دارالمعرفۃ، بیروت)

فقیہ ملت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1423ھ/2001ء) لکھتے ہیں: "جن صورتوں میں قانونی حیثیت سے بیمہ کرانا لازمی ہوتا ہے وہ صورتیں اکراہ کی حد میں داخل ہیں، لہذا ایسے بیموں کے جواز میں کوئی شبہہ نہیں، لقولہ تعالی ﴿اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ﴾ (پارہ 14، سورۃ النحل، آیت 106)۔ مثلاً انجن سے چلنے والی گاڑیوں کا جبری انشورنس حکومت کی طرف سے ایک جبری ٹیکس ہے، اس کا ادا کرنے والا معذور ہے، گنہگار نہیں۔ اسی طرح ریل گاڑی، ہوائی جہاز کے ٹکٹوں میں جو جبری انشورنس کی رقم دینی پڑتی ہے وہ بھی ٹیکس کے قبیل سے ہے، بوجہ جبر اس میں بھی کوئی گناہ نہیں۔" (فتاوی فقیہ ملت، جلد 2، صفحہ 231، شبیر برادرز، لاہور)

مفتی محمد نظام الدین رضوی دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: "قانونی مجبوری کی صورتیں بہر حال مستثنیٰ رہیں گی، جیسے ہوائی جہاز اور ریل اور بس کے مسافروں کا بیمہ جس کی رقم کرایہ کے ساتھ ضم کر کے لازمی طور پر وصول کی جاتی ہے اور انجن سے چلنے والی گاڑیوں کا جبری بیمہ کہ قانونی مجبوری کی وجہ سے یہ سب اکراہ کے حکم میں ہیں، لہذا جائز ہیں۔" (جدید بینک کاری اور اسلام، صفحہ 101، مکتبہ برہان ملت، یو پی)

مجلس شرعی کے فیصلے جلد اول میں ہے: "بیمہ اموال جبری: انجن سے چلنے والی گاڑیوں کا جبری انشورنس حکومت کی طرف سے ایک جبری ٹیکس ہے، اس کا ادا کرنے والا معذور ہے، گنہگار نہیں۔ ... ریل گاڑی، ہوائی جہاز کے ٹکٹوں میں جو جبری انشورنس کی رقم دینی پڑتی ہے وہ بھی ٹیکس کے قبیل سے ہے، بوجہ جبر اس میں بھی کوئی گناہ نہیں۔" (مجلس شرعی کے فیصلے، جلد 1، صفحہ 126، مطبوعہ مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1310

تاریخ اجراء: 08 ربیع الاول 1448ھ/22 اگست 2026ء